آیات نمبر 142 تا 152 میں منافقین کا کردار کہ وہ نماز کے لئے بڑی بے دلی اور صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کو دوست نہ بنانے کی تاکید۔ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔ اللہ کے تمام رسولوں پر ایمان نہ لانے والے ہی کافر ہیں جن کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ بلاشبہ اپنے خیال میں یہ منافق اللہ کو دھوکہ دے رہے ہیں حالانکہ درحقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ وَ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ اور یہ منافق جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بے دلی اور کاہلی کے ساتھ، محض لوگوں کو دکھانے کیلئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں یہ کفر اور ایمان کے درمیان ڈانواڈول ہیں نہ اِدھر کے ہیں نہ اُدھر کے، نہ کافروں کے ساتھ ہیں اور نہ مؤمنوں کے ساتھ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ اور جسے اللہ نے اس کے اعمال کی پاداش میں ہدایت سے محروم کر دیا ہو تو آپ ہرگز اس کے لئے کوئی ہدایت کی راہ نہ پائیں گے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اے ایمان والو! تم مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ، کیا تم اس طرح اپنے خلاف اللہ کی یقینی حجت قائم کرنا

چاہتے ہو اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ بلاشبہ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں جائیں گے اور آپ ان کے لئے ہرگز کوئی مددگار نہ پائیں گے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَ سَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ ہاں مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کرلیں اور اللہ سے مضبوط تعلق جوڑلیں اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کرلیں تو یہ لوگ بھی ایمان والوں کے ساتھ ہوں گے اور عنقریب ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے گا مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ ۭ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾ اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا، درحقیقت اللہ تو بڑا قدرشناس اور سب کا حال جاننے والا ہے

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اللہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص اعلانیہ کسی دوسرے کو برا کہے سوائے اس شخص کے جس پر ظلم کیا گیا ہو، اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اگر تم اعلانیہ یا پوشیدہ کوئی نیکی کرو یا پھر کسی کی برائی سے درگزر کرو تو جان لو کہ اللہ بھی بڑا معاف فرمانے والا ہے حالانکہ سزا دینے پر قدرت رکھتا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ﴿۱۵۰﴾ بلاشبہ کچھ لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے مابین فرق کریں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم بعض پیغمبروں کو تسلیم کرتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور کفر اور ایمان کے بین بین کوئی راہ اختیار کرنا چاہتے ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ تو ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں، اور کافروں کے لئے ہم نے ذلیل و رُسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ اور ہاں جو لوگ اللہ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور ان رسولوں میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کو اللہ بہت جلد ان کے اجر عطا فرمائے گا، اور اللہ بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے رکوع [۲۱]

آیت نمبر 153

آیات نمبر 153 تا 162 میں اہل کتاب کا مطالبہ کہ ان پر براہ راست آسمان سے کتاب اتاری جائے اور اس پر سخت ترین الفاظ میں تنبیہ۔ یہود کی طرف سے مریم علیہا السلام پر بہتان اور عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا دعویٰ، اللہ کی طرف سے اعلان کہ انہیں قتل نہیں کیا گیا۔ یہ وضاحت کہ یہود کی نافرمانی ہی کی وجہ سے ان پر بعض چیزیں حرام کر دی گئی تھیں۔

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ آپ سے اہلِ کتاب یعنی یہود یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ ان کے لئے آسمان سے لکھی ہوئی ایک کتاب اتار لائیں، یہ لوگ تو موسیٰ (علیہ السّلام) سے اس سے بھی بڑا مطالبہ کر چکے ہیں، انہوں نے تو موسیٰ (علیہ السّلام) سے یہ کہا تھا کہ ہمیں اللہ کو کھلم کھلا دکھا دو، پس ان کی اس زیادتی اور ظلم کے باعث سخت کڑک دار بجلی نے انہیں آپکڑا ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ پھر ان یہود نے واضح اور کھلی کھلی نشانیاں آجانے کے باوجود ایک بچھڑے کو اپنا معبود بنالیا، پھر ہم نے ان کی اس حرکت کو بھی معاف کر دیا اور ہم نے موسیٰ (علیہ السّلام) کو ان پر واضح برتری عطا کی تھی وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾ اور ہم نے ان سے عہد لینے کے لئے کوہِ طور کو اٹھا کر ان کے اوپر معلّق کر دیا تھا، اور ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ تم اس شہر کے دروازے میں عاجزی سے سر کو جھکائے ہوئے داخل ہونا، اور ہم نے ان کو یہ بھی حکم دیا تھا

کہ ہفتہ کے دن کے بارے میں دیئے گئے احکام میں حد سے تجاوز نہ کرنا اور ہم نے ان سے بڑا مضبوط عہد لیا تھا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ آخر کار ہم نے ان لوگوں کو مختلف سزاؤں میں مبتلا کیا جس کی وجہ ان کی عہد شکنی، احکام الٰہی سے انکار، انبیاء کو ناحق قتل کرنا اور یہ کہنا ہے کہ ہمارے دل غلافوں کے اندر محفوظ ہیں بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے کفر کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے لہٰذا ایک قلیل تعداد کے سوا یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ اور ان کے کفر کے باعث اور مریم (علیہا السلام) پر زبردست بہتان لگانے کے باعث وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ نیز ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے "اللہ کے رسول" مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کر ڈالا ہے، حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ نہ تو یہود نے ان کو قتل کیا اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا بلکہ معاملہ کو ان کے لئے مشتبہ بنا دیا گیا وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿۱۵۷﴾ اور بیشک جو لوگ یعنی یہود و نصاریٰ ان کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں وہ یقیناً اس معاملہ میں شک میں پڑے ہوئے ہیں، ان اختلاف کرنے والوں کو معاملہ کی حقیقت کا صحیح علم نہیں ہے وہ صرف اپنے گمان سے یہ باتیں کہہ رہے ہیں، البتہ یہ بات یقینی ہے کہ یہود عیسیٰ (علیہ السّلام) کو قتل نہیں کر سکے تھے بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ

اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٥٨﴾ بلکہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ (علیہ السّلام) کو اپنی طرف اٹھالیا، اور اللہ تعالیٰ بڑی قوت اور حکمت کا مالک ہے وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿١٥٩﴾ اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دے گا [★]

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿١٦٠﴾ آخر کار ہم نے یہود کے انہی جرائم کے باعث وہ پاکیزہ چیزیں ان پر حرام کر دیں جو اس سے پہلے ان کے لئے حلال قرار دی جاچکی تھیں، اور اس وجہ سے بھی کہ وہ بہت سے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے تھے وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ نیز ان کے سود لینے کی وجہ سے، حالانکہ ان کو سود لینے کی ممانعت کی جاچکی تھی، اور لوگوں کا مال ناجائز طور پر کھانے کی وجہ سے وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾ اور ہم نے ان میں سے اُن لوگوں کے لئے جو کفر پر قائم رہنے والے ہیں دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ لیکن ان میں سے وہ اہل کتاب جو علم میں کامل و پختہ اور ایمان والے ہیں، یہ لوگ اس پر ایمان لے آتے ہیں جو آپ پر نازل کیا گیا ہے اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا تھا، اور وہ نماز کی پابندی کرنے والے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے اور اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾ ایسے لوگوں کو ہم عنقریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے رکوع [۲۲]

آیت نمبر 163

آیات نمبر 163 تا 171: پچھلی آیات میں اہلِ کتاب کا مطالبہ کہ آسمان سے لکھی ہوئی ایک کتاب اتار لائیں۔ یہاں وضاحت کہ رسول اللہ ﷺ پر اسی طرح وحی بھیجی گئی ہے جس طرح ان سے پہلے تمام رسولوں پر بھیجی جاتی رہی۔ اللہ اور فرشتوں کی گواہی کہ یہ قرآن اللہ ہی کی جانب سے نازل کیا گیا۔ نصاریٰ کو تنبیہ کہ عیسیٰ علیہ السلام تو بس اللہ کے رسول ہیں ان کے بارے میں تثلیث کا دعویٰ نہ کرو۔

اِنَّآ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ کَمَاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی نُوۡحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ ۚ

اے نبی (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے آپ کی طرف اُسی طرح وحی بھیجی ہے جیسی وحی ہم نے نوح (علیہ السّلام) کی طرف اور ان کے بعد آنے والے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی

وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ وَ الۡاَسۡبَاطِ وَ عِیۡسٰی وَ اَیُّوۡبَ وَ یُوۡنُسَ وَ ہٰرُوۡنَ وَ سُلَیۡمٰنَ ۚ وَ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ﴿۱۶۳﴾ۚ

اور جیسی کہ ہم نے ابراہیم و اسمعیل اور اسحاق و یعقوب اور اولاد یعقوب اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی جانب وحی بھیجی تھی، اور اسی طرح ہم نے داوٗد (علیہ السّلام) کو زبور عطا کی تھی

وَ رُسُلًا قَدۡ قَصَصۡنٰہُمۡ عَلَیۡکَ مِنۡ قَبۡلُ وَ رُسُلًا لَّمۡ نَقۡصُصۡہُمۡ عَلَیۡکَ ؕ وَ کَلَّمَ اللّٰہُ مُوۡسٰی تَکۡلِیۡمًا ﴿۱۶۴﴾ۚ

اور ہم نے بہت سے ایسے رسول بھیجے جن کے واقعات ہم آپ کو سنا چکے ہیں اور کچھ ایسے رسول بھی بھیجے ہیں جن کے واقعات ہم نے ابھی تک آپ کو نہیں سنائے اور اللہ نے موسیٰ (علیہ السّلام) سے تو بلاواسطہ گفتگو بھی فرمائی تھی

رُسُلًا

مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ
وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾ اللہ نے رسولوں کو جنت کی خوشخبری دینے والا
اور جہنم سے ڈرانے والا بنا کر اس لئے بھیجا تاکہ ان رسولوں کی تشریف آوری کے بعد
لوگوں کے پاس اللہ کے سامنے پیش کرنے کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہ جائے، اور اللہ
تعالیٰ بڑا زبردست اور بڑی حکمت والا ہے لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ
اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾ یہ لوگ
مانیں یا نہ مانیں لیکن جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اس کی بابت اللہ خود گواہی
دیتا ہے کہ اسے اپنے علم خاص سے نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں،
در حقیقت صرف اللہ کا گواہ ہونا ہی کافی ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ بیشک جو لوگ دین حق سے منکر
ہوئے اور دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے روکا، یقیناً وہ گمراہی میں بہت دور نکل گئے
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ ظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِيَهْدِيَهُمْ
طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ بیشک جن لوگوں نے
کفر اختیار کیا اور حق کو چھپا کر ظلم کیا تو اب اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا اور نہ ہی
انہیں ہدایت کا راستہ دکھائے گا سوائے جہنم کا راستہ کہ جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں
گے وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾ اور انہیں یہ سزا دینا اللہ کے لئے بہت
آسان ہے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا

خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اے لوگو! بیشک تمہارے پاس یہ رسول ﷺ حق بات لے کر تمہارے
رب کی طرف سے آیا ہے، سو تم ان پر ایمان لے آؤ، ایسا کرنے میں تمہاری ہی بہتری ہے
وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾
اور اگر تم انکار کرتے رہے تو جان لو کہ جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ ہی
کا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا
فِيْ دِيْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اے اہلِ کتاب! تم اپنے دین میں حد
سے تجاوز نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی شان میں سوائے حق بات کے اور کچھ نہ کہو یہاں خصوصی
طور سے نصاریٰ مخاطب ہیں اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ
كَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ ٞ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَ لَا تَقُوْلُوْا
ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ حقیقت صرف یہ ہے کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم (علیہما
السلام) اللہ کا ایک رسول اور اس کا ایک کلمہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مریم کی طرف بھیجا
تھا اور وہ مسیح (علیہ السّلام) اللہ کی جانب سے ایک روح ہے، لہٰذا تم اللہ پر اور اس کے تمام
رسولوں پر ایمان لاؤ اور تم یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں، اس عقیدہ سے باز آجاؤ، یہ تمہارے
لئے بہتر ہے اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ٘ لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ بلاشبہ صرف اللہ ہی معبود
حقیقی ہے وہ اکیلا ہے، اس کی ذات اس سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو، جو کچھ آسمانوں
میں اور جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے اور ان کی کفالت اور خبر گیری کے لئے
اکیلا اللہ ہی کافی ہے رکوع [۲۳]

آیات نمبر 172 تا 176 : نصاریٰ کی طرف سے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دینے کے جواب میں وضاحت کہ خود عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ بننے میں عار نہیں۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے انہیں پورا اجر دیا جائے گا بلکہ اللہ اپنے فضل سے مزید دے گا جبکہ تکبر کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ کلالہ کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کا اللہ کی طرف سے جواب

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ

مسیح (علیہ السّلام) نے کبھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ وہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ ہی مقرّب فرشتوں کو اللہ کا بندہ ہونے میں کوئی عار ہے

وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾

اور اگر کوئی شخص اللہ کی بندگی کو اپنے لئے عار سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے تو وہ جان لے کہ ایک وقت آئے گا جب اللہ تمام لوگوں کو اپنے سامنے حاضر کر لے گا

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ

پھر وہ لوگ جو ایمان لا کر نیک عمل کرتے رہے ہوں گے اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں ان کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ بھی عطا فرمائے گا

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ۵ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾

اور جن لوگوں نے اللہ کی بندگی کو عار سمجھا اور تکبّر کیا تو اللہ انہیں دردناک عذاب دے گا، اور یہ لوگ اللہ کے سوا نہ کسی کو اپنا حمائتی پائیں گے اور نہ کوئی مددگار

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ

بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا﴿۱۷۴﴾ اے لوگو! یقیناً تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس روشن دلیل آچکی ہے یعنی ہمارا رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اور ہم نے تمہاری طرف ایک صاف وصریح نُور یعنی قرآن بھی نازل کر دیا ہے

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ اعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ فَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا﴿۱۷۵﴾ سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کے دین کو مضبوطی سے پکڑے رکھا تو اللہ تعالیٰ عنقریب انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل فرمائے گا، اور انہیں اپنی طرف پہنچنے کا سیدھا راستہ دکھائے گا

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَ هُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَ اِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴿۱۷۶﴾ لوگ آپ سے فتویٰ دریافت کرتے ہیں، آپ فرمادیجئے کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے کہ اگر ایسا شخص فوت ہو جائے جو بے اولاد ہو مگر اس مرنے والے کی ایک بہن ہو تو اس بہن کو اس میت کے تمام مال متروکہ کا آدھا حصہ ملے گا، اور اگر کلالہ عورت ہو اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو تو اس کا بھائی اس کے تمام مال کا وارث ہو گا، اور اگر مذکورہ بالا میّت کی دو بہنیں ہوں تو ان دونوں بہنوں کو اس بھائی کے مال متروکہ سے دو تہائی حصہ ملے گا،

اور اگر اس مذکورہ میّت کے کئی بھائی بہن مرد و عورت ملے جلے ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہو گا، اللہ تعالیٰ اپنے احکام کی وضاحت اس لئے کرتا ہے کہ کہیں تم گمراہی میں بھٹکتے نہ پھرو، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے وراثت کے احکام کے بارے میں لوگ رسول اللہ (ﷺ) سے کچھ وضاحتیں چاہتے تھے سو اللہ نے وحی کے ذریعہ ان کی تفصیل بیان کر دی، یاد رہے کہ کلالہ وہ شخص ہے کہ جس کی موت کے وقت نہ اس کے ماں باپ زندہ ہوں اور نہ کوئی اولاد زندہ ہو رکوع [۲۴]

5: سورۃ المائدۃ

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	ترتیبِ نزول	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
5	سُوْرَةُ الْمَآئِدَة	112	مدنی	16	120	6	لَا يُحِبُّ اللّٰهُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے

آیات نمبر 1 تا 3 میں اپنے عہد و پیمان پورا کرنے کی تلقین۔ شعائر اللہ، محترم مہینوں، قربانی کے جانوروں اور بیت اللہ کے عازمین کی حرمت کی تاکید۔ حالت احرام میں شکار کی ممانعت۔ کھانے پینے کی چیزوں میں حرام اور حلال کی تفصیل۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اے ایمان والو! اپنے عہد و پیمان اور قول و قرار کو پورا کرو اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱﴾ تمہارے لئے مویشی قسم کے تمام جانور حلال کر دیئے گئے ہیں سوائے ان جانوروں کے جن کی حرمت تم کو سنا دی جائے گی، مگر جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو کسی وقت بھی حلال نہ سمجھنا، بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْىَ وَ لَا الْقَلَآئِدَ وَ

لَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ اے
ایمان والو! اللہ کی مقرر کردہ نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ حرمت والے مہینے کی
اور نہ ان قربانی کے جانوروں کی جو حرم لے جائے جا رہے ہوں، اور نہ ان جانوروں
کی جن کے گلے میں نذر خداوندی کی علامت کے طور پر پٹے پڑے ہوئے ہوں اور نہ
ان لوگوں کی جو اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی کی تلاش میں بیت الحرام یعنی خانہ
کعبہ کی طرف جا رہے ہوں وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ اور جب احرام کی
حالت ختم ہو جائے تو تم شکار کر سکتے ہو وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ
صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ اور تمہیں کسی قوم کے
خلاف اس بات کا بغض کہ اس نے مسجدِ حرام سے روکا تھا، تمہیں اس بات پر نہ
اکسائے کہ تم ان کے ساتھ زیادتی کرو وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۖ وَ لَا
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ﴿۲﴾ اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی آپس میں مدد
کیا کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں پر ایک دوسرے سے تعاون نہ کیا کرو اور اللہ تعالیٰ
سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت سخت سزا دینے والا ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ
الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ
وَ الْمَوْقُوْذَةُ وَ الْمُتَرَدِّيَةُ وَ النَّطِيْحَةُ وَ مَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۣ
تم پر حرام کر دیا گیا ہے مردار جانور اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جو اللہ کے

سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور وہ جانور جو گلا گھٹنے سے مر جائے یا چوٹ کھا کر
مرا ہو یا بلندی سے گر کر مرا ہو اور وہ بھی جو کسی جانور کے سینگ مارنے سے مرا ہوا
اور وہ جسے کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو سوائے اس کے جسے مرنے سے پہلے تم نے
ذبح کر لیا ہو وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ اَنۡ تَسۡتَقۡسِمُوۡا بِالۡاَزۡلَامِ ؕ ذٰلِكُمۡ
فِسۡقٌ ؕ اور وہ جانور بھی حرام ہے جو بتوں کے آستانے پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی
حرام ہے کہ تم فال کے تیروں سے گوشت تقسیم کرو یا قسمت کا حال معلوم کرو، یہ
سب گناہ کے کام ہیں اَلۡيَوۡمَ يَٮِٕسَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ دِيۡنِكُمۡ فَلَا
تَخۡشَوۡهُمۡ وَ اخۡشَوۡنِ ؕ آج کافر تمہارے دین کی طرف سے بالکل مایوس ہو چکے
ہیں، لہٰذا تم ان سے نہ ڈرو اور صرف مجھ ہی سے ڈرو اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ
دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا ؕ آج
کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے اور میں نے اپنی نعمت تم
پر پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے فَمَنِ اضۡطُرَّ فِىۡ
مَخۡمَصَةٍ غَيۡرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثۡمٍ‌ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝۳ پھر جو شخص
بھوک کی وجہ سے مجبور ہو کر کوئی حرام چیز کھا بیٹھے بشرطیکہ وہ گناہ کی طرف مائل
ہونے والا نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے

آیات نمبر 4 تا 5 میں بعض صحابہ کی طرف سے پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں تربیت یافتہ شکاری جانوروں سے شکار کرنے کے احکام – اہل کتاب کا کھانا اور ان کی عورتوں سے شادی کے احکام

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا چیزیں حلال کی گئی ہیں قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ٝ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴﴾ آپ فرما دیجئے کہ تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور وہ شکاری جانور جن کو تم نے شکار پر دوڑانے کے لئے سدھایا ہو اور جب کہ تم نے ان کو شکار کے وہ طریقے سکھا دیے ہوں جو اللہ کی دی ہوئی عقل و دانش سے تم نے بنائے ہیں، تو ایسے شکاری جانور جس شکار کو تمہارے لئے پکڑ رکھیں اس کو کھا لیا کرو اور شکاری جانور کو دوڑاتے وقت اللہ کا نام لے لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ آج تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ٝ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَ لَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ اور اہل

کتاب کا کھانا یعنی ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا یعنی ذبیحہ ان کے لئے حلال ہے، اور پاک دامن عورتیں جو مسلمان ہوں اور وہ پاک دامن عورتیں جو ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی جاچکی ہے یہ عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں بشرطیکہ تم انہیں ان کے مہر ادا کر کے نکاح کرو اور ان کے محافظ بنو، محض بدکاری یا خفیہ آشنائی کرنا مقصود نہ ہو وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۵ اور جس شخص نے احکام الٰہی پر ایمان لانے سے انکار کیا تو اس کے سارے اعمال برباد ہوگئے اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا رکوع [۱]

آیات نمبر 6 تا 11 میں نماز کے لئے وضو اور غسل کے احکام -پانی نہ ملنے کی صورت میں مسح کی اجازت اور اس کا طریقہ -اللہ سے کئے ہوئے عہد کی یاد دہانی -ہر حال میں عدل کرنے کی تلقین -ایمان والوں کا ٹھکانہ جنت اور کافروں کا ٹھکانہ جہنم -

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ اے ایمان والو! جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو تو پہلے اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو اور اپنے پاؤں بھی ٹخنوں تک دھو لیا کرو، قرآن کی یہی آیت وضو کی بنیاد ہے، اس میں وضو کے تمام فرائض بیان کر دئے گئے ہیں وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو غسل سے طہارت حاصل کر لو وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ لیکن اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفعِ حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو پھر اگر تم پانی نہ پاؤ تو ایسی حالت میں پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ اور اس مٹی سے اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کا مسح کر لو مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اللہ یہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کوئی سختی کرے بلکہ وہ

تو یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک و صاف کرے اور تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کر دے
تا کہ تم اس کا شکر بجالاؤ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مِيْثَاقَهُ الَّذِيْ
وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷ اور اللہ نے تم پر جو نعمتیں دے کر احسان کئے ہیں انہیں یاد
کرو اور اُس پختہ عہد و پیمان کو نہ بھولو جو اُس نے تم سے لیا ہے جب تم نے کہا تھا کہ "
ہم نے سنا اور اطاعت قبول کی " اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ سینوں کی
پوشیدہ باتوں تک سے خوب واقف ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ
لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ
اے ایمان والو! اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف پر مبنی گواہی دینے
والے بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی اور عداوت تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ تم ان
کے ساتھ عدل نہ کرو اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۸ بلکہ ہر معاملہ میں انصاف کیا کرو کہ یہ انصاف کرنا
پرہیز گاری کے نزدیک تر ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک تم جو کچھ بھی کرتے ہو
اللہ اس سے پوری طرح واقف ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۹ اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان
لائے اور نیک عمل کرتے رہے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لئے بڑی بخشش ہے اور
انہیں بڑا اجر ملے گا وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

الْجَحِيْمِ ﴿۱۰﴾ اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہمارے احکامات کی تکذیب کی تو ایسے ہی لوگ جہنم میں جانے والے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ اے ایمان والو! اللہ کے اُس احسان کو یاد کرو کہ جب ایک قوم تم پر دست درازی کرنے کا ارادہ کر چکی تھی مگر اللہ نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ؑ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے رکوع [۲]

آیت نمبر 12

آیات نمبر 12 تا 17 میں بنی اسرائیل کو ان کے کئے ہوئے عہد کی یاد دہانی، جو انہوں نے توڑ دیا سو ان پر اللہ نے لعنت مسلط کر دی اور ان کے دل سخت کر دیئے۔ نصاریٰ کو ان کے کئے ہوئے عہد کی یاد دہانی جو وہ بھلا بیٹھے۔ اہل کتاب کو ایمان کی دعوت کہ تمہارے پاس ہمارا رسول وہ بہت سی باتیں ظاہر کرتا ہوا آگیا ہے جو تم چھپاتے تھے۔ نصاریٰ کو ملامت کہ انہوں نے مسیح ابن مریم کو اللہ قرار دے دیا۔

وَ لَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ اور بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے بھی عہد لیا تھا اور ہم نے ان میں سے بارہ آدمیوں کو ذمہ داری کے لئے سربراہ مقرر کیا تھا وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ اور اللہ نے ان سے یہ بھی فرمایا تھا کہ یاد رکھو میں تمہارے ساتھ ہوں، اور اگر تم نماز کے پابند رہو گے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو گے اور میرے تمام رسولوں پر ایمان لاؤ گے اور ان رسولوں کی مدد کرو گے اور اللہ کو قرضِ حسنہ دیتے رہو گے تو میں ضرور تم سے تمہاری برائیاں زائل کر دوں گا اور تمہیں یقیناً ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾ پھر اس پختہ عہد کے

بعد تم میں سے جس شخص نے کفر کی روش اختیار کی تو بیشک وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ

پھر ان لوگوں کے اپنے عہد کو توڑنے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی اور اپنی رحمت سے دور کر دیا، اور ہم نے ان کے دلوں کو سخت کر دیا اور اب ان کی حالت یہ ہے کہ وہ لوگ کلام الٰہی کے کلمات کو ان کے حقیقی مقامات سے بدل دیتے ہیں اور جو نصیحت انہیں کی گئی تھی اس کا ایک بڑا حصہ یہ لوگ بھول چکے ہیں

وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾

اور ان میں سے سوائے چند لوگوں کے، آپ کو اکثر ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ لگتا رہتا ہے بہر حال آپ انہیں معاف فرما دیجئے اور ان سے درگزر فرمایئے، بیشک اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں اور خلوص کے ساتھ نیک اعمال کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے

وَ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ سَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے بھی عہد لیا تھا، پھر انہوں نے بھی ان کو دی گئی نصیحت آمیز تعلیم کا بہت بڑا حصہ فراموش کر دیا، آخر کار ہم نے ان کے درمیان قیامت تک کے لئے بغض و عداوت ڈال دی، اور جو کچھ وہ کرتے رہتے تھے، آخر ایک دن اللہ انہیں اس کی حقیقت بتا دے گا

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ۬ قَدْ

جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۵﴾ اے اہلِ کتاب! بیشک تمہارے پاس ہمارا یہ رسول آیا ہے جو تمہارے سامنے کتاب الٰہی کی اکثر وہ باتیں جن کو تم چھپایا کرتے تھے کھول کر بیان کر دیتا ہے جبکہ بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے، بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے حق کی روشنی اور ایک روشن کتاب آچکی ہے يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ وَ يَهۡدِيۡهِمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۱۶﴾ اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں، سلامتی کی راہیں بتاتا ہے اور اپنے حکم سے انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور انہیں اپنی توفیق سے راہ راست دکھاتا ہے لَقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ ؕ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جو کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے قُلۡ فَمَنۡ يَّمۡلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔا اِنۡ اَرَادَ اَنۡ يُّهۡلِكَ الۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ وَ اُمَّهٗ وَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ؕ آپ فرما دیجئے کہ اگر اللہ مسیح ابن مریم اور اس کی ماں اور سب زمین والوں کو ہلاک کرنا چاہے تو وہ کون ہے جو اللہ کو اس کے ارادہ سے ذرا بھی روک سکے وَ لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَيۡنَهُمَا ؕ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۷﴾ اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں پر اور زمین پر اور جو کچھ ان دونوں کے مابین ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے

آیات نمبر 18 تا 26 میں یہود و نصاری کے اس زعم کی تردید کہ وہ اللہ کے بیٹے اور چہیتے ہیں اور انہیں یہ تنبیہ کہ اللہ نے اپنا رسول بھیج کر ان پر حجت تمام کر دی ہے۔بنی اسرائیل کو ان کی تاریخ کے ایک واقعہ کی یاد دہانی جب انہیں ارض مقدس میں داخلہ کا حکم دیا گیا، انہوں نے بزدلی دکھائی اور اپنے رسول کا حکم ماننے سے انکار کر دیا جس کی انہیں یہ سزا ملی کہ چالیس سال تک صحرا میں بھٹکتے رہے

وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ اور یہود اور نصارٰی یہ دعوٰی کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، آپ ان سے دریافت کیجئے کہ پھر وہ تمہارے گناہوں پر تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تم بھی ویسے ہی انسان ہو جیسے اللہ نے دوسرے انسان پیدا کئے ہیں، وہ جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہے عذاب دیتا ہے وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ؗ وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾ اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں پر اور زمین پر اور جو کچھ ان دونوں کے مابین ہے اور بالآخر سب کو اسی کی طرف واپس لوٹ کر جانا ہے یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ عَلٰی فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ وَّ لَا نَذِیْرٍ ؗ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِیْرٌ وَّ نَذِیْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۹﴾ؑ اے اہلِ کتاب! ہمارا یہ رسول جو تم کو ہمارے احکام واضح طور پر بتاتا ہے

ایسے وقت میں آیا ہے جبکہ رسولوں کا آنا ایک عرصہ سے بند تھا، تا کہ تم یہ عذر نہ
پیش کر سکو کہ ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا، سو بلا شبہ
اب تمہارے پاس بشارت دینے والا اور ڈرانے والا آ گیا ہے اور اللہ ہر چیز پر پوری
طرح قادر ہے رکوع [۳] وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ
يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾ اور وہ وقت یاد کریں جب موسیٰ (علیہ السّلام) نے
اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم! اللہ کی ان نعمتوں اور احسانات کو یاد کرو جو اس
نے تم پر کئے ہیں، اور یاد کرو جبکہ اس نے تم میں بہت سے نبی پیدا کئے اور تمہیں
حکمرانی عطا کی اور تمہیں وہ کچھ عطا فرمایا جو اقوام عالم میں کسی اور کو نہیں دیا تھا
يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا
عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾ اے میری قوم! اس مقدس سرزمین
میں داخل ہو جاؤ یہ اللہ نے تمہارے حصہ میں لکھ دی ہے اور پیٹھ دکھا کر واپس نہ جاؤ
ورنہ ناکام و نامراد پلٹو گے قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖۗ وَ اِنَّا لَنْ
نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ بنی
اسرائیل نے جواب دیا کہ اے موسیٰ! اس میں تو بڑے زور آور لوگ رہتے ہیں اور جب
تک وہ لوگ وہاں سے نکل نہ جائیں ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے، ہاں اگر وہ لوگ
یہاں سے نکل جائیں تو ہم وہاں ضرور داخل ہو جائیں گے قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ

يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾ ان میں سے دو شخص جو اللہ سے ڈرتے تھے اور جنہیں اللہ نے عقل و دانش اور شجاعت کے انعام سے نوازا تھا کہنے لگے کہ تم ان لوگوں پر حملہ کر کے شہر کے دروازے میں داخل ہو جاؤ، پھر جب تم اس دروازے میں داخل ہو جاؤ گے تو یقیناً تم ان پر غالب آ جاؤ گے، اور اگر تم مومن ہو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھو قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ بنی اسرائیل نے کہا کہ اے موسٰی! جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم اس سرزمین میں ہر گز کبھی داخل نہیں ہوں گے، سو اے موسٰی تم اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور ان سے جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ اس پر موسٰی (علیہ السّلام) نے کہا کہ اے میرے رب! میں سوائے اپنے اور اپنے بھائی کے کسی اور پر اختیار نہیں رکھتا پس تو ہمارے اور اس نافرمان قوم کے درمیان فیصلہ کر دے قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ اللہ نے فرمایا کہ یہ مقدس سرزمین ان لوگوں پر چالیس سال کے لئے حرام کر دی گئی ہے، یہ لوگ زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے، سو اے موسٰی! اب اس نافرمان قوم کے حال پر افسوس نہ کرنا اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا یہ نتیجہ نکلا کہ بنی اسرائیل اگلے چالیس سال تک صحراء میں بھٹکتے رہے رکوع [۴]